

۳۔ شرح : غالب کے قلم سے شعر و سخن کے جوشعلے برستے ہیں ان کا تو ہمیں بھی اعتراف ہے اور یقین کیے بیٹھے ہیں ، لیکن سوال یہ ہے کہ اب اس بے مثال شاعر میں دم کہاں ہے ؟

باغ ، پاکر خفقانی ، یہ ڈراتا ہے مجھے
سایہ شاخ گل افی نظر آتا ہے مجھے
جو ہر تیغ بہ سر چشمہ دیگر معلوم
ہوں میں وہ سبزہ کہ زہر آب اگاتا ہے مجھے
مدعا محو تماشاے شکستِ دل ہے
آئینہ خانے میں کوئی لیے جاتا ہے مجھے
نالہ سرمایہ یک عالم و عالم کفِ خاک
آسماں بیضہ قمری نظر آتا ہے مجھے
زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے
دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے
بہت ہے ۔

۱۔ لغات :
خفقانی : خفقان
کامریض : خفقان
ایک بیماری ہے ،
جس میں دل کی
دھڑکن تیز ہو جاتی
ہے ، بیمار پر گھبراہٹ
طاری رہتی ہے ۔
خواہ مخواہ اس کے
دل میں وحشت انگیز
توہمات پیدا ہوتے
ہیں ۔ معمولی چیزیں
بھی اس کی نظر میں
خوفناک بن جاتی
ہیں اور وہ ڈرتا

شرح : باغ نے جب دیکھا کہ میں خفقان کے مریض میں مبتلا ہوں
اور وہم و وسوسہ کی بنا پر معمولی چیزیں بھی مجھے خوفناک نظر آتی ہیں تو ڈرانا شروع